بامسلمان خدائے مددمانگنے کے جواز اور
طلب مدد سے حصول برکات پر ایک نفیس رسالہ

ازافادات

اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت رضی اللہ تعالےٰ عنہ

مسمّٰی بنام تاریخی

برکات الامداد لاھل الاستمداد

١٣١١ھ

جس کو

محمد حسنین رضا خاں ابن استاد
زمن مولٰنا حسن مرحوم نے

اپنے

[illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ از سہسوان محلہ نبھار پورہ مرسلہ احمد نبی خاں ۱۴ شعبان معظم ۱۳۲۱ھ

کیا فرماتے ہیں علماے دین اس مسئلہ میں کہ آیہ ایاک نستعین کے معنی وہابی یوں بیان کرتا ہے کہ استعانت غیر حق سے شرک ہے۔

دیکھ حصر نستعین اے پاک دین
ذات حق بیشک ہے نعم المستعان
استعانت غیر سے لایق نہیں
حیف ہے جو غیر حق کا ہو دہیان

اور علماے صوفیہ کرام کا عقیدہ یوں ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالے کا بھی یہی ایمان تھا کہ ندارم غیر از تو فریاد رس۔ اور حضرت مولنٰنا نظامی گنجوی رحمۃ اللہ تعالے بھی دعا میں عرض کرتے تھے۔ بزرگا بزرگی دہا یکسم۔ توئی یاوری بخش و یاری رسم۔ اور حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالی کا قصہ عجیب عبرت دلہا بیان کرتا ہے جو تحفۃ العاشقین میں لکھا ہے کہ ایک روز آپ نماز پڑہتے تھے جب نستعین پر پہنچے بیہوش ہو کر گر پڑے جب ہوش ہوا فرمایا جب مجھ سے الحان ایاک نستعین فرمائی اور میں غیر حق سے مدد مانگوں مجھ سے زیادہ بے ادب کون ہوگا۔ دوسری آیت شریف جناب ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کے قصہ

کی کہ انی وجہت وجہی للذی سے بیان کرتا ہے اور بہت سی آیات شریفہ اور حدیث پاک اور قول علما وصوفیہ بتاتا ہے لہذا مستدعی خدمت عالی ہوں کہ تردید اسکی مرحمت ہو کہ اس وہابی سے بیان کروں جواب قرآن کا قرآن سے حدیث کا حدیث سے اقوال کا اقوال سے ارشاد فرمایئے گا اور سعی تفضلی ہوں بینوا توجروا

راقم نیاز احمد نبی خاں سہسوان۔

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وبہ نستعین والصلوٰۃ والسلام علے اعظم غوث واکرم معین محمد والہ وصحبہ اجمعین الحمد للہ آیات کریمہ تو مسلمان کی ایمان ہیں اور حضرت مولنا سعدی ومولنا نظامی قدس سرہما السامی کے جو اشعار نقل کیے وہ بھی حق ہیں مگر وہابی حق باتوں سے باطل معنی کا ثبوت چاہتا ہے جو ہرگز نہو گا **آیہ کریمہ** انی وجہت وجہی کو تو اس مقام سے کوئی علاقہ ہی نہیں اسمیں توجہ بقصد عبادت کا ذکر ہے کہ میں اپنی عبادت سے اسی کا قصد کرتا ہوں جس نے پیدا کیے زمین وآسمان نہ یہ کہ مطلق توجہ کا جس میں انبیاء واولیا علیہم الصلاۃ والسلام سے استعانت بھی داخل ہو سکے جلالین شریف میں اس آیہ کریمہ کی تفسیر فرمائی قالوا لہ ما تعبد قال انی وجہت وجہی قصدت بعبادتی یعنی کافروں نے سیدنا ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام سے کہا تم کسے پوجتے ہو فرمایا کہ میں اپنی عبادت سے اوسکا قصد کرتا ہوں جس نے بنائے آسمان وزمین آیت میں اگر مطلق توجہ مراد ہو تو کسیطرف مونھ کرکے باتیں کرنا بھی شرک ہو نماز میں قبلہ کیطرف توجہ بھی غیر خدا سے خدا نہیں اور رب العزت جل وعلا کا ارشاد حیثما کنتم فولوا وجوھکم جہاں کہیں ہو اپنا منھ قبلہ کیطرف کرو معاذ اللہ شرک کا حکم دینا ٹھہرے مگر وہابیہ جتنی کم ہے کریمہ ایاک نستعین ومناجات سعدی ونظامی میں استعانت وفریادرسی ویاوری یاری حقیقی کا حضرت عزت جل وعلا سے

حصر ہے نہ مطلق کا اور بلاشبہ حقیقت ان امور بلکہ ہر کمال بلکہ وجود و ہستی کی خاص بجناب احدیت عزوجل ہے استعانت حقیقیہ یہ کہ اوسے قادر بالذات و مالک مستقل و غنی بے نیاز جانے کہ بے عطائے الٰہی وہ خود اپنی ذات سے اس کام کی قدرت رکھتا ہے اس معنی کا غیر خدا کیساتھ اعتقاد ہر مسلمان کے نزدیک شرک ہے نہ ہرگز کوئی مسلمان غیر کیساتھ اس معنی کا قصد کرتا ہے بلکہ واسطہ وصول فیض و ذریعہ و وسیلہ قضائے حاجات جانتے ہیں اور یہ قطعاً حق ہے خود رب العزت تبارک وتعالےٰ نے قرآن عظیم میں حکم فرمایا وابتغوا الیہ الوسیلۃ اللہ کیطرف وسیلہ ڈھونڈو یاں معنی استعانت بالغیر ہرگز اس حصر ایاک نستعین کے منافی نہیں جس طرح وجود حقیقی کہ خود اپنی ذات سے بے کسی کے پیدا کئے موجود ہونا خاص بجناب الٰہی تعالےٰ و تقدس ہے پھر اسکے سوا دوسرے کو موجود کہنا شرک نہوگیا جبتک وہی وجود حقیقی نہ مراد لے حقائق الاشیاء ثابتۃ پہلا عقیدہ اہل اسلام کا ہے یونہیں علم حقیقی کہ اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو اور تعلیم حقیقی کہ بذات خود بے حاجت بدیگرے القائے علم کرے اللہ جل جلالہ سے خاص ہیں پھر دوسرے کو عالم کہنا یا اس سے علم طلب کرنا شرک نہیں ہوسکتا جبتک وہی معنی اصلی مقصود نہوں خود رب العزت تبارک و تعالیٰ قرآن عظیم میں اپنے بندوں کو علیم و علما فرماتا ہے اور حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ارشاد کرتا ہے یعلمہم الکتب والحکمۃ یہ نبی انھیں کتاب و حکمت کا علم عطا کرتا ہے یہی حال استعانت و فریاد رسی کا ہے کہ اونکی حقیقت خاص بخدا اور بمعنی وسیلہ و توسل و توسط غیر کے لئے ثابت اور قطعاً روا بلکہ یہ معنی تو غیر خدا ہی کیلئے خاص ہیں اللہ عزوجل وسیلہ و واسطہ بننے سے پاک ہے اس سے اوپر کون ہے کہ اسکی طرف وسیلہ ہوگا اور اسکے سوا حقیقی حاجت روا کون ہے کہ بیچ میں واسطہ ہوگا ولہذا حدیث میں ہے جب اعرابی نے حضور پر نور صلوات اللہ تعالےٰ وسلامہ علیہ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم حضور کو اللہ تعالےٰ کیطرف شفیع بناتے ہیں اور اللہ عزوجل کو حضور کے سامنے شفیع لاتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر سخت گراں گزرا دیر تک سبحان اللہ فرماتے رہے پھر فرمایا ویحک انہ لا یستشفع باللہ علی احد شان اللہ اعظم من ذلک ارے نادان اللہ کو کسی کے پاس سفارشی نہیں لاتے ہیں اللہ کی شان اس سے بہت بڑی ہے

رواہ ابوداؤد عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالی عنہ اہل اسلام انبیا و اولیا علیہم الصلاۃ والسلام
سے یہی استعانت کرتے ہیں جو اللہ عزوجل سے کیجیے تو اللہ اللہ کا رسول غضب فرمائیں اور اس سے
اللہ جل وعلا کی شان میں بے ادبی ٹھہرائیں اور حق تو یہ ہے کہ اس استعانت کو بمعنی اعتقاد کرے جناب
الٰہی جل وعلا سے کرے تو کافر ہو جائے مگر وہابیہ کی بدعقلی کو کیا کہیے نہ اللہ کا ادب نہ رسول سے
خوف نہ ایمان کا پاس خواہی نخواہی اس استعانت کو بھی ایاک نستعین میں داخل کرکے جو اللہ
عزوجل کے حق میں محال قطعی ہے اسے اللہ تعالی سے خاص کرتے ہیں ایک شیخ قوف وہابی نے
کہا تھا سہ وہ کیا ہے جو نہیں ملتا خدا سے ٭ جسے تم مانگتے ہو اولیا سے ٭ فقیر غفر اللہ تعالی لہ نے جواب
توسل کر نہیں سکتے خدا سے ٭ اسی ہم مانگتے ہیں اولیا سے ٭ یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا سے توسل کرکے
اس کو کسی کے یہاں وسیلہ و ذریعہ بنایئے اسی وسیلہ بننے کو ہم اولیا کرام سے مانگتے ہیں کہ وہ بارگاہ الٰہی میں ہمارا
وسیلہ و ذریعہ و واسطہ قضائے حاجات ہو جائیں اس بیوقوفی کے سوال کا جواب اللہ عزوجل نے اس آیہ کریمہ میں
دیا ہے ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما اور اگر
جب وہ اپنی جانوں پر ظلم یعنی گناہ کرکے تیرے پاس حاضر ہوں پس اللہ سے معافی چاہیں اور معافی مانگے
انکے لئے رسول تو بیشک اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں کیا اللہ تعالی اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا پھر
یہ کیوں فرمایا کہ اے نبی تیرے پاس حاضر ہوں اور تو اللہ سے انکی بخشش چاہے تو یہ دولت و نعمت پائیں یہی ہمارا
مطلب ہے جو قرآن کی آیت صاف فرما رہی ہے مگر وہابیہ تو عقل نہیں رکھتے خدارا انصاف اگر
کریمہ ایاک نستعین میں مطلق استعانت کا ذات الٰہی جل وعلا میں حصر مقصود ہو تو کیا صرف انبیا و اولیا علیہم
الصلاۃ والسلام ہی کی استعانت شرک ہوگی کیا یہی غیر خدا ہیں اور سب اشخاص و اشیا وہابیہ کے نزدیک خدا
ہیں یا آیت میں خاص انہیں کا نام لے دیا ہے کہ ان سے شرک اور وں سے روا ہے نہیں نہیں جب مطلقاً ذات
احدیت کی تخصیص اور غیر سے شرک ماننے کی ٹھہری تو کیسی ہی استعانت کسی غیر خدا سے کی جائے ہمیشہ ہر
طرح شرک ہی ہوگی کہ انسان ہوں یا جمادات احیا ہوں یا اموات ذوات ہوں یا صفات
افعال ہوں یا حالات غیر خدا ہونے میں سب داخل ہیں اب کیا جواب ہے آیہ کریمہ کا کہ رب جل وعلا

فرماتا ہے واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ استعانت کرو صبر و نماز سے کیا صبر خدا ہے جس سے استعانت کا حکم ہوا کیا نماز خدا ہے
جس سے استعانت کو ارشاد کیا ہے دوسری آیت میں فرماتا ہے وتعاونوا علی البر والتقویٰ آپس میں ایک
دوسرے کی مدد کرو بھلائی اور پرہیزگاری پر کیوں صاحب اگر غیر خدا سے مدد لینی مطلقاً محال تو اس حکم الٰہی
کا حاصل کیا اور اگر ممکن تو جس سے مدد مل سکتی ہے اوس سے مدد مانگنے میں کیا زہر گھل گیا۔ حدیثوں کی تو
گنتی ہی نہیں بکثرت احادیث میں صاف صاف حکم ہے کہ صبح کی عبادت سے استعانت
کرو شام کی عبادت سے استعانت کرو کچھ رات رہے کی عبادت سے استعانت کرو علم کے لکھنے سے
استعانت کرو سحری کے کھانے سے استعانت کرو دوپہر کے سونے سے استعانت کرو
صدقے سے استعانت کرو عورتوں کی خانہ نشینی میں اونھیں ننگا رکھنے سے استعانت
کرو حاجت رواؤں میں حاجتیں چھپانے سے استعانت کرو کیا یہ سب چیزیں یا یہ خدا ہیں کہ ان
سے استعانت کا حکم آیا یہ حدیثیں خیال میں نہ ہوں تو سنیے البخاری والنسائی عن ابی ھریرۃ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استعینوا بالغدوۃ والروحۃ وشیئ
من الدلجۃ الترمذی عن ابی ھریرۃ والحکیم الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استعن بیمینک علی حفظک ابن ماجۃ والحاکم وا
لطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی شعب الایمان عنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استعینوا بطعام السحر علی صیام النہار وبالقیلولۃ علی قیام اللیل۔
الدیلمی فی مسند الفردوس عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم استعینوا علی الرزق بالصدقۃ ابن عدی فی الکامل عن انس بن مالک رضی اللہ
تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استعینوا علی النساء بالعری فان احداھن اذا کثرت
ثیابہا واحسنت زینتہا اعجبہا الخروج الطبرانی فی الکبیر والعقیلی وابن عدی وابو نعیم فی الحلیۃ
والبیہقی فی الشعب عن معاذ بن جبل والخطیب عن ابن عباس والخلعی فی فوائدہ عن
امیر المومنین علی المرتضیٰ والخرائطی فی اعتلال القلوب عن امیر المومنین عمر الفاروق

رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم استعینوا علی انجاح الحوائج بالکتمان
یہ دس حدیثیں تو افعال سے استعانت میں ہوئیں۔ یہی حدیثیں اشخاص سے استعانت میں لیجئے کہ تین
احادیث کا عدد کامل ہو حدیث ۱۱۔ احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ بسند صحیح ام المومنین صدیقہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انا لا نستعین بمشرک
ہم کسی مشرک سے استعانت نہیں کرتے۔ اگر مسلمان سے استعانت بھی ناجائز ہوتی تو مشرک کی تخصیص کیوں
فرمائی جاتی ولہذا امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نصرانی غلام وثیق نامی
سے کہ دنیاوی طور کا امانت دار تھا ارشاد فرماتے اسلم استعین بک علی امانۃ المسلمین۔
مسلمان ہو جا کہ میں مسلمانوں کی امانت پر تجھ سے استعانت کروں وہ نہ مانتا تو فرماتے ہم کافر سے
استعانت نہ کرینگے حدیث ۱۲۔ امام بخاری تاریخ میں حبیب بن یساف انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے انا لا نستعین بالمشرکین علی المشرکین
ہم مشرکوں سے مشرکوں پر استعانت نہیں کرتے رواہ الامام احمد ایضا حدیث ۱۳ صحیح
بخاری و صحیح مسلم و سنن نسائی میں ہے چند قبائل عرب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
سے استعانت کی حضور والا نے مدد عطا فرمائی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتاہ رعل وذکوان وعصیۃ وبنو لحیان فزعموا انہم قد اسلموا واستمدوہ
علی قومہم فامدہم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الحدیث حدیث ۱۴ صحیح مسلم و ابوداؤد و
ابن ماجہ و معجم کبیر طبرانی میں ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے حضور پرنور سید العالمین
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں عرض کی میں
حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں حضور کی رفاقت عطا ہو فرمایا بھلا اور کچھ عرض کی بس
میری مراد تو یہی ہے فرمایا تو میری اعانت کر اپنے نفس پر کثرت سجود سے قال کنت ابیت مع رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فاتیتہ بوضوئہ وحاجتہ فقال لی سل ولفظ الطبرانی فقال یا
ربیعۃ سلنی فاعطیک رجعنا الی لفظ مسلم قال فقلت اسألک مرافقتک فی الجنۃ قال او غیر

ذلک قلت ھو ذاک قال فاعنی علی نفسک بکثرۃ السجود الحمد للہ یہ جلیل ونفیس حدیث صحیح
اپنے ہر ہر فقرے سے وہابیت کش ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعنی فرمایا
کہ میری اعانت کر اسی کو استعانت کہتے ہیں یہ درکنار حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مطلق
طور پر سل فرمانا کہ مانگ کیا مانگتا ہے جان وہابیت پر کیسا پہاڑ ہے جس سے صاف ظاہر کہ
حضور ہر قسم کی حاجت روا فرما سکتے ہیں دنیا و آخرت کی سب مرادیں حضور کے اختیار
میں ہیں جب تو بلا تقیید و تخصیص فرمایا مانگ کیا مانگتا ہے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی
قدس سرہ القوی شرح مشکوۃ شریف میں اس حدیث کے نیچے فرماتے ہیں از اطلاق سوال کہ فرمود
سل بخواہ تخصیص نکرد بمطلوبی خاص معلوم میشود کہ کار ہمہ بدست ہمت وکرامت اوست صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم ہرچہ خواہد وہر کرا خواہد باذن پروردگار خود دہد فان من جودک الدنیا وضرتہا
ومن علومک علم اللوح والقلم علامہ علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ میں فرماتے ہیں یؤخذ
من اطلاقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الامر بالسؤال ان اللہ تعالیٰ مکنہ من اعطاء کل ما اراد من
خزائن الحق یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو مانگنے کا حکم مطلق دیا اس سے مستفاد
ہوتا ہے کہ اللہ عزوجل نے حضور کو قدرت بخشی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے جو کچھ چاہیں
عطا فرمائیں پھر لکھا وذکر ابن سبع فی خصائصہ وغیرہ ان اللہ تعالیٰ اقطعہ ارض الجنۃ یعطی
منہا ما شاء لمن یشاء یعنی امام ابن سبع وغیرہ علماء نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے خصائص کریمہ میں ذکر کیا ہے کہ جنت کی زمین اللہ جل وعلا نے حضور کی جاگیر کر دی ہے کہ
اس میں سے جو چاہیں جسے بخش دیں۔ امام اجل سیدی ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی جوہر منظم میں
فرماتے ہیں انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خلیفۃ اللہ الذی جعل خزائن کرمہ وموائد نعمہ طوع
یدیہ وتحت ارادتہ یعطی منہا من یشاء ویمنع من یشاء بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وسلم اللہ عزوجل کے خلیفہ ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم کے خزانے اور اپنی نعمتوں کے خوان
حضور کے دست قدرت کے فرمانبردار اور حضور کے زیر حکم ارادہ واختیار کر دیے ہیں کہ جسے

چاہیں عطا فرماتے ہیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے۔ اس مضمون کی تصریحیں کلمات ائمہ علما و اولیا و عرفا میں حد تواتر پر ہیں جو ان کے انوار سے دیدۂ ایمان منور کرنا چاہے فقیر کا رسالہ سلطنۃ المصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی مطالعہ کرے پھر اس جلیل حدیث میں سب سے بڑھ کر جان وہابیت پر کیسی آفت کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے اس ارشاد پر حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے خود حضور سے جنت مانگی کہ اسألک مرافقتک فی الجنۃ یا رسول اللہ میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنت میں رفاقت والا شرف عطا ہو وہابیہ کے طور پر یہ کیسا کھلا شرک ہے مگر اس کی شکایت کیا ابھی فقیر غفر اللہ تعالٰی لہ نے بجواب سوال دہلی ایک نفیس رسالہ اکمال الطامۃ علی شرک سوی بالامور العامۃ تالیف کیا اور بتوفیقہ تعالٰی اس میں تین سو ساٹھ آیتوں حدیثوں سے ثبوت دیا کہ وہابیہ کے طور پر حضرات انبیا و ملٰئکہ علیہم الصلاۃ والسلام سے لیکر حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و خود حضرت رب العزۃ جل جلالہ تک معاذ اللہ کوئی شرک سے محفوظ نہیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اشراک بمذہبے کہ تا حق برسد، مذہب علوم واہل مذہب علوم۔ حدیث ۱۵ تا ۲۸ - چودہ حدیثوں میں ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں اطلبوا الخیر عند حسان الوجوہ خیر طلب کرو نیک رویوں کے پاس (وفی لفظ اطلبوا الحاجات عند حسان الوجوہ حاجتیں خوش جمالوں کے پاس طلب کرو وفی لفظ اذا ابتغیتم المعروف فاطلبوہ عند حسان الوجوہ جب نیکی چاہو تو خوب رویوں کے پاس طلب کرو وفی لفظ اذا طلبتم الحاجات فاطلبوھا عند حسان الوجوہ جب حاجتیں طلب کرو تو خوش چہروں کے پاس طلب کرو وفی لفظ بزیادۃ فان قضی حاجتک قضاھا بوجہ طلق وان ردک ردک بوجہ طلق کہ خوش جمال آدمی اگر تیری حاجت روا کریگا تو کشادہ روئی اور تجھے پھیریگا تو بکشادہ پیشانی) اخرجہ الامام البخاری فی التاریخ وابوبکر بن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج وابو یعلٰی فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر والعقیلی وابن عدی والبیہقی فی شعب الایمان وابن عساکر عن ام المومنین الصدیقۃ وعبد بن حمید فی مسندہ وابن حبان فی الضعفاء وابن عدی فی الکامل والسلفی فی الطیوریات عن عبد اللہ بن عمر الفاروق وابن عساکر وکذا الخطیب فی تاریخیہما عن انس بن مالک بلفظ التمسوا والطبرانی فی الاوسط والعقیلی والخرائطی فی اعتلال القلوب وتمام فی فوائدہ وابو سہل عبد الصمد

بن عبد الرحمن البزار فی جزئہ و صاحب المہر و بیات عن جابر بن عبد اللہ و الدارقطنی فی الافراد بلفظ ابتغوا
والعقیلی و ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج والطبرانی فی الاوسط و تمام و الخطیب فی رواۃ مالک عن
ابی ہریرۃ و ابن النجار فی تاریخہ عن امیر المومنین علی المرتضی والطبرانی فی الکبیر عن یزید
بن خصیفۃ عن ابیہ عن جدہ ابی خصیفۃ بلفظ التمسوا و تمام فی الفوائد عن ابی بکرۃ و الخطیب
و تمام بلفظ التمسوا والبیہقی فی الشعب والطبرانی فی الکبیر عن عبد اللہ بن عباس ھذا الاخیر و منھم خاصۃ
عن ابن عباس باللفظ الثانی و ابن عدی عن ام المومنین باللفظ الثالث و اخرجہ ابن عدی
فی الکامل والبیہقی فی الشعب عن عبد اللہ بن جراد باللفظ الرابع و احمد بن منیع فی مسندہ عن الحجاج
بن زید عن ابیہ زید القسملی باللفظ الخامس رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین ھذہ کلہا مسندۃ ابو بکر
بن ابی شیبۃ فی مصنفہ عن ابن مصعب الانصاری و عن عطاء و عن الزہری مرسلا۔ امام محقق جلال الملۃ
والدین سیوطی فرماتے ہیں الحدیث فی نقدی صحیح حدیث میری پرکھ میں حسن صحیح ہے قلت و قولہ ھذا الحدیث
حسن صحیح فقد بلغ حد التواتر علی رائی حضرت عبد اللہ بن رواحہ یا حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ
تعالٰی عنہما فرماتے ہیں ۔ قد سمعنا نبینا قال قولا ۔ ھو لمن یطلب الحوائج راحۃ
اغتدوا و اطلبوا الحوائج ممن یزین اللہ وجہہ بحسنہ ۔ یعنی بیشک ہم نے اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو
ایک بات فرماتے سنا کہ وہ حاجت مانگنے والوں کے لیے آسائش ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ صبح کرو اور حاجتیں اس سے مانگو جس
کا چہرہ اللہ تعالٰی نے گورے رنگ سے آراستہ کیا ہے رواہ العسکری حدیث ۹ کہ حضور پر نور صلوات اللہ
تعالٰی و سلامہ علیہ و علی آلہ فرماتے ہیں اطلبوا الفضل عند الرحماء من امتی تعیشوا فی اکنافہم فان فیہم رحمتی
فضل میری رحمدل امتیوں کے پاس طلب کرو ان کے سایے میں چین کرو گے کہ ان میں میری رحمت ہے اور ایک لفظ
اطلبوا الحوائج الی ذوی الرحمۃ من امتی ترزقوا و تنجحوا اپنی حاجتیں میرے رحمدل امتیوں سے مانگو رزق پاؤ گے مراد کو
پاؤ گے اور ایک لفظ قال صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم یقول اللہ عزوجل اطلبوا الفضل من الرحماء من عبادی تعیشوا فی
اکنافہم فانی جعلت فیہم رحمتی اللہ تعالٰی فرماتا ہے فضل میرے رحمدل بندوں سے مانگو ان کے دامن میں عیش کرو

کہ میں نے اپنی رحمت انہیں رکھی ہے رواہ باللفظ الاول ابن حبان الخرائطی فی مکارم الاخلاق والقضاعی فی مسند الشہاب والحاکم فی التاریخ وابو الحسن الموصلی وبالثانی العقیلی والطبرانی فی الاوسط وبالثالث العقیلی کلہم عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث ۲۰ کہ حضور والا ارشاد فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اطلبوا المعروف من رحماء امتی تعیشوا فی اکنافہم میرے نرم دل امتیوں سے نیکی و احسان مانگو اون کے ظل عنایت میں آرام کروگے اخرجہ الحاکم فی المستدرک عن امیر المومنین علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الاسنی **انصاف** کی آنکھیں کہاں ہیں ذرا ایمان کی نگاہ سے دیکھیں یہ سوا بلکہ سترہ حدیثیں کیسا صاف و شگاف فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے نیک امتیوں سے استعانت کرنے اون سے حاجتیں مانگنے اون سے خیر و احسان طلب کرنے کا حکم دیا کہ وہ تمہاری حاجتیں بکشادہ پیشانی روا کرینگے انسے مانگو تو رزق پاؤگے مرادیں پاؤگے اون کے دامن حمایت میں چین کروگے انکے سایہ عنایت میں عیش اوٹھاؤگے یارب مگر استعانت اور کس چیز کا نام ہے اس سے بڑھکر اور کیا صورت محتاجی ہوگی پھر حضرات اولیا سے زیادہ کونسا امتی نیک و رحمدل ہوگا ان سے استعانت شرک ٹھہرا اون سے حاجتیں مانگنے کا حکم دیا جائیگا الحمد للہ حق کا آفتاب بے پردہ و حجاب روشن ہوا مگر وہابیہ کا سوجھ خدا نے مارا ہے انھیں اس عیش چین آرام خیر و برکت سایہ رحمت دامن رأفت میں حصہ کہاں جسکی طرف مہربان خدا کا مہربان رسول صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتیوں کو بلا رہا ہے ع گر بہ تو حرام ست حرامت بادا والحمد للہ رب العالمین تنبیہ حدیث کا وعدہ بحمد اللہ پورا ہوا آخر میں **تین حدیثیں** وہابیت کش اور سنتے جائیے کہ عدو اللہ عزوجل کو محبوب ہے حدیث ۲۱ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ضل احدکم شیئا او اراد عونا وهو بارض ليس بها انيس فليقل يا عباد الله اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی فان للہ عبادا لا یراہم جب تم میں کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے یا راہ بھولے اور مدد چاہے اور ایسی جگہ ہو جہاں کوئی ہمدم نہیں تو اوسے چاہیے یوں پکارے **اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو میری مدد کرو** کہ اللہ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا وہ اسکی مدد کرینگے والحمد للہ رواہ الطبرانی عن عتبۃ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث ۲۲ کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب جنگل میں جانور چھوٹ جائے فلیناد یا عباد اللہ احبسوا لوگوں کو ندا کرے لے

اللہ کے بندو روکدو عباد اللہ احبسوا ...... روکدینگے رواہ ابن السنی عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ **حدیث ۲۳** کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یوں ندا کرے اعینونی یا عباد اللہ مدد کرو اے اللہ کے بندو رواہ ابن ابی شیبۃ والبزار عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ حدیثیں کہ تین صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت فرمائیں قدیم سے اکابر علمائے دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی مقبول و معمول و مجرب ہیں اس مطلب جلیل کی قدرے تفصیل اور ان حدیثوں کی شوکت قاہرہ کے حضور وہابیہ کی حرکت مذبوحی کا حال دیکھنا ہو تو فقیر کا رسالہ انہار الانوار من یم صلاۃ الاسرار ملاحظہ ہو اور اس سے زائد ان حضرات کی بری حالت حدیث اجل و اعظم یا محمد انی توجہت بک الی ربی کے حضور ہے کہ وہ حدیث صحیح و جلیل و مشہور جملہ اعظم و اکبر احادیث استعانت ہے جس سے ہمیشہ ائمہ دین مسئلہ استعانت میں استدلال فرماتے رہے اسکی تفصیل بھی فقیر کے اسی رسالہ میں مسطور کہ یہاں بخوف تطویل ذکر نہ کی۔ رہے **اقوال علما** انکا نام لینا تو وہابی صاحبوں کی بڑی حیاداری ہے صدہا قول علمائے اہلسنت و ائمہ ملت کے نہ صرف ایک بار بلکہ بارہا نہ صرف ایک آدھ رسالے بلکہ تصانیف کثیرہ اہلسنت میں ان حضرات کے سامنے پیش ہو چکے دیکھ چکے سن چکے جانچ چکے جن کے جواب سے آجتک عاجز ہیں اور بحولہ تعالیٰ قیامت تک عاجز رہینگے مگر آنکھوں کے ڈھیٹ پانی کا علاج کیا کہ اب بھی اقوال علما کا نام لیے جاتے ہیں یعنی ہزار بار مار انکی مار تو جانیں سبحان اللہ شفاء السقام امام علامہ مجتہد فہامہ سیدی تقی الملۃ والدین علی بن عبد اللہ الکافی و کتاب الاذکار امام اجل اکمل سیدی ابو زکریا نووی و احیاء العلوم وغیرہ تصانیف عظیمہ امام الانام حجۃ الاسلام قطب الوجود محمد غزالی و روض الریاحین و خلاصۃ المفاخر و نشر المحاسن وغیرہا تصانیف جلیلہ امام اجل اکرم عارف باللہ فقیہ محقق عبد اللہ بن اسعد یافعی و حصن حصین امام شمس الدین ابو الخیر ابن الجزری و مدخل امام ابن الحاج محمد عبدری مکی و مواہب لدنیہ و منح محمدیہ امام احمد قسطلانی و افضل القریٰ لقراء ام القریٰ و جوہر منظم و عقود الجمان وغیرہ تصانیف امام عارف باللہ سیدی ابن حجر مکی و میزان امام اجل عارف باللہ عبد الوہاب شعرانی و حرز ثمین ملا علی قاری و مجمع بحار الانوار علامہ طاہر فتنی و لمعات التنقیح و اشعۃ اللمعات و جذب القلوب و جمع البرکات و مدارج النبوۃ وغیرہا تالیف شیخ شیوخ علماء الہند مولانا عبد الحق محدث دہلوی و ضیاء وجیز علامہ خیر الملۃ والدین رملی و مراقی الفلاح علامہ

حسن فاسی شرح دلائل و مطالع المسرات[۲۳] علامہ فاسی و شرح مواہب[۲۴] علامہ محمد زرقانی و نسیم[۲۵] الریاض علامہ شہاب الدین
خفاجی وغیرہا تصانیف کثیرہ علمائے کرام و سادات اسلام کی تحقیق و تنقیح و اثبات و تصریح استمداد و اعانت سے
زمین و آسمان گونج رہے ہیں اگر مطالعہ کرنے کی لیاقت نہ تھی تو کیا تصحیح المسائل و سیف الجبار و بوارق محمدیہ و
غیرہا تصانیف لطیفہ عاد السنۃ عین الحق حضرت مولٰنا فضلِ رسول قدس سرہ القبول بھی نہ دیکھیں
یہ تو عام فہم زبان اردو و فارسی میں خاص تمہارے ہی مذہب نامہذب کے رد میں تصنیف ہوئیں اور بحمد اللہ
بارہا طبع ہو کر راحت قلوب صادقین و غیظ صدور مارقین ہوئیں علی الخصوص کتاب جلیل فیوض روح
قدس جس میں خاص خاندان عزیزی کے صدہا اقوال صریحہ قاتل وہابیت قبیحہ منقول مگر یہ کہ بے حیا
باش و آنچہ خواہی کن، تصانیف فقیر غفر اللہ تعالٰی کے کتاب حیاۃ الموات فی بیان سماع الاموات و رسالہ
انھار الانوار من یم صلاۃ الاسرار و انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ و رسالہ الاھلال بفیض
الاولیاء بعد الوصال و کتاب الامن و العلی لناعتی المصطفٰی بدافع البلاء خصوصاً کتاب مستطاب سلطنۃ
المصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی وغیرہا میں جا بجا بکثرت ارشادات و اقوال ائمہ و علما و اولیائے کرام مذکور یہاں
اون کے ذکر و اطالت کی حاجت نہیں و خود یہی تحریریں جو اقوال حضرت شیخ محقق و مولانا علی قاری و امام ابن حجر
مکی رحمہم اللہ تعالٰی زیر حدیث ۲ مذکور ہوئے قاتل وہابیت کو کیا کم ہیں پھر وہابی صاحب کی اس لکھی پڑھکر
پرے سرے کی شوخ چشمی یہ کہ علما کے ساتھ صوفیہ کرام کا نام پاک بھی لے دیا کیا وہابیت حیا میں ایسا
ہی تناقض تام ہو کہ ایک آن کو بھی حیا کا کوئی شمہ وہابیت کیساتھ جمع نہیں ہو سکتا انا للہ و انا الیہ راجعون بارہا حضرات صوفیہ کرام کے اقوال
افعال احوال اعمال ہم تم تحریروں میں پا چکے ہیں اس دیدۂ سفاکی کا کہنا وہ آنکھوں پر ایمان کی عینک لگا کر حضرت محقق
مولٰنا عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز کا ترجمہ مشکوۃ شریف ملاحظہ ہو کہ اس مسئلہ میں حضرات
اولیائے کرام قدست اسرارہم سے کیا ذکر کرتے ہیں فرماتے ہیں آنچہ مروی و محکی ست از مشائخ اہل کشف
در استمداد از ارواح کمل و استفادہ ازاں خارج از حصر ست و مذکور ست در کتب و رسائل ایشاں و مشہور ست
میان ایشاں حاجت نیست کہ آنرا ذکر کنیم و شاید کہ منکر متعصب سود نکند او را کلمات ایشاں عافانا اللہ من
ذلک اللہ اکبر ان منکران بیدولت کی بے نصیبی یہاں تک پہنچی کہ اکابر علما و عرفا کو کلمات حضرات اولیائے کرام

سے انھیں نفع پہونچنے کی امید نہ رہی اور فی الحقیقت ایسا ہی ہے یوں نہ مانیے تو آزما لیجیے اور ان ہزار در ہزار
ارشادات بے شمار سے امتحاناً صرف ایک کلام پاک فرزند دلبند صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر
کروں جو بتصریح اعاظم اولیا سید الاولیا و امام الاصفیا و قطب الاقطاب و تاج الافراد و مرجع الابدال آں مفزع
الافراد و باعتراف اکابر علما امام شریعت و سردار ائمت و محیی دین و ملت و نظام طریقت و بحر حقیقت و عین
ہدایت و دریائے کرامت ہیں کون ہیں وہ سید الاسیاد و واہب المراد سیدنا و مولٰنا و ملاذنا و ماوانا و غوثنا و غیاثنا حضرت قطب عالم
و غوث اعظم سید ابو محمد عبد القادر حسنی حسینی جیلانی صلی اللہ تعالیٰ علیٰ جدہ الاکرم و علیٰ آلہ و علیہ و بارک و سلم
اور وہ کلام پاک نہ ایسا کہ کسی ایسے ویسے رسالے یا محض زبانوں پر مشہور ہو بلکہ اکابر و اجلہ ائمہ کرام و علمائے اعظام
مثل امام اجل عارف باللہ سید القراء ثقہ ثبت حجت فقیہ محدث راویۃ الحضرۃ العلیۃ القادریۃ سیدنا امام
ابو الحسن نور الدین علی بن جریر لخمی شطنوفی پھر امام اکرم شیخ الفقہا فرد العرفا عالم ربانی حامل لوائے حکمت
یمانی سید امام عبد اللہ بن اسعد یافعی شافعی مکی پھر فاضل اجل فقیہ اکمل محدث اجمل شیخ اکرم محترم مولٰنا
علی قاری حنفی ہروی مکی و بقیۃ السلف جلیل الشرف صاحب کرامات عالی و برکات و معالی مولٰنا محمد
ابو المعالی مسلمی سعالی پھر شیوخ علماء الہند محقق فقیہ عارف نبیہ مولٰنا شیخ عبد الحق محدث دہلوی وغیرہم اکابر
ملت و عظمائے امت قدسنا اللہ تعالیٰ باسرارہم و افاض علینا من برکاتہم و انوارہم نے اپنی تصانیف جلیلہ جمیلہ
معتمدہ مستندہ مثل بہجۃ الاسرار شریف و خلاصۃ المفاخر و نزہۃ الخاطر الفاتر و تحفہ قادریہ و اخبار الاخیار و زبدۃ الآثار و
غیرہا میں ذکر و روایت فرمایا کہ حضور پر نور جگر پارۂ شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہ و بارک و سلم ارشاد
فرماتے ہیں من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ و من نادانی باسمی فی شدۃ فرجت عنہ و من توسل
بی الی اللہ فی حاجۃ قضیت لہ و من صلی رکعتین یقرء فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدی
عشرۃ مرۃ ثم یصلی و یسلم علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد السلام من التشہد احدی عشرۃ مرۃ و یذکرنی ثم...
یخطو الی جہۃ العراق احدی عشرۃ خطوۃ و یذکر اسمی و یذکر حاجتہ فانہا تقضی باذن اللہ تعالیٰ جو کسی مصیبت میں مجھ
سے فریاد کرے وہ مصیبت دور ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لیکر ندا کرے وہ سختی دفع ہو اور جو اللہ عزوجل کی طرف کسی

حاجت میں مجھے وسیلہ کرے وہ حاجت پوری ہو اور جو دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں بعد فاتحہ گیارہ بار سورۂ
اخلاص پڑھے پھر سلام پھیر کر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر گیارہ بار درود و سلام بھیجے اور حضور اقدس صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو یاد کرے پھر بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے اور اپنی حاجت ذکر کرے تو بیشک
اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ حاجت روا ہو فیقول العبد صدقت یا سیدی یا مولائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن
کل من کان لہ ومنہ فالحمد للہ الذی جعلہ وارث ابیہ المرسل رحمۃ بموالی النعمۃ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ
ابیہ وعلیہ وعلیٰ کل من انتمی الیہ وبارک وسلم وشرف وکرم آمین آمین یا ارحم الراحمین والحمد للہ رب العالمین
حضرت شیخ ابو المعالی قدس سرہ العالی کی روایت میں الفاظ کریمہ کشفت فرجت قضیت صیغۂ متکلم معلوم ہیں
وہ الفاظ ترجمہ یوں فرماتے ہیں غوث اعظم قدس سرہ میگوید من شنیدہ ام از حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کہ ہر کہ در کربتے بمن استغاثہ کند کشفت عنہ دور گردانم آں کربت را و ہر کہ در شدتے بنام
من ندا کند فرجت عنہ خلاص بخشم او را از آں شدت و ہر کہ در حاجتے توسل بمن کند در حضرت جل وعلا
قضیت لہ حاجت او را برآرم علامہ علی قاری بعد ذکر روایت فرماتے ہیں وقد جرب ذلک مرارا
فصح رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیشک یہ بارہا تجربہ کیا گیا ٹھیک اترا اللہ کی رضا حضرت شیخ پر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ فقیر غفرلہ نے اس نماز مبارک کی ترکیب و بعض نکات و لطائف غریبہ میں ایک
مختصر رسالہ مسمی بازہار الانوار من صبا صلاۃ الاسرار اور اوسکے ہر ہر فعل کی ثبوت کافی ہر ہر جز
کے احادیث کثیرہ و اقوال ائمہ و علمائے شرعیہ سے اثبات وافی میں ایک مفصل رسالہ نفیسہ مشتمل بعقود جلیلہ
مسمی بانہار الانوار من یم صلاۃ الاسرار تصنیف کیا جسکی خداداد شوکت قاہرہ دیکھنے سے تعلق
رکھتی ہے وللہ الحمد ایمان سے کہنا یہ وہی اولیا ہیں جنہیں تم یہ جیتا بہتان اوٹھاتے ہو گروہ تو حضرات اولیا ہیں
منکر متعصب فرای چلے تم پر ارشادات اولیا کا کیا اثر ہو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم عنان
قلم روکتے روکتے سخن طویل ہو جاتا ہے چند فوائد ضروریہ لکھکر ختم کیا چاہیے **فائدہ** حضرت امام سفیان
ثوری قدس اللہ سرہ النوری کی نقل قول میں وہابی نے ستم کارسازی کو کام فرمایا و اصل حکایت

شاہ عبد العزیز صاحب کی فتح العزیز سے لکھتے ہیں: شیخ سفین ثوری رحمۃ اللہ علیہ در نماز شام امامت میکرد چوں ایاک نعبد وایاک نستعین گفت بیہوش افتاد چوں بخود آمد گفتند ای شیخ ترا چہ شدہ بود گفت ایاک نستعین گفتم ترسیدم کہ مرا بگویند کہ اے دروغگو چرا از طبیب دارو میخواہی و از امیر روزی و از پادشاہ یاری میجوئی ولہٰذا بعضے از علما گفتہ اند کہ مرد را باید کہ شرم کند از انکہ ہر روز و شب پنج نوبت در مواجہہ پروردگار خود استادہ دروغ گفتہ باشد لیکن درینجا باید فہمید کہ استعانت از غیر بوجہے کہ اعتماد بر آں غیر باشد و او را مظہر عون الٰہی نداند حرام ست و اگر التفات محض بجانب حق ست و او را یکے از مظاہر عون دانستہ و نظر بکارخانہ اسباب و حکمت او تعالیٰ در آں نمودہ بغیر استعانت ظاہری نماید دور از عرفان نخواہد بود و در شرع نیز جائز و روا ست و انبیاء و اولیاء ایں نوع استعانت بغیر کردہ اند و در حقیقت ایں نوع استعانت بغیر نیست بلکہ استعانت بحضرت حق ست لا غیر۔ وہابی صاحب نے دیکھا کہ حکایت صحیح طور پر نقل کریں تو ساری وہابیت کی قلعی کھلی جاتی ہے طبیبوں کی دوا چاہنی امیروں کی نوکریاں کرنی بادشاہوں سے مقدمات وغیرہا میں رجوع کرنی سب شرک ہوئی جاتی ہے جسمیں خود بھی مبتلا ہیں لہٰذا طبیب و دوا وغیرہ الفاظ کی جگہ یوں بنایا کہ غیر حق سے مدد مانگوں مجھ سے زیادہ بے ادب کون ہوگا تاکہ جاہلوں کو بہکا نکلو سے بزور زباں حضرات انبیاء و اولیاء علیہم الصلاۃ والثناء سے استعانت پر جمائیں اور آپ حکیم جی سے دوا کرانے نواب راجہ کی نوکریاں کرنے منصف ڈپٹی کے یہاں نالشیں لڑانے کو الگ بچ جائیں سبحٰن اللہ کہاں وہ مقام تبتل تام و اسقاط تدبیر و اسباب کا مقام جس کی طرف امام رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس قول میں اشارہ فرمایا جس کے اہل مریض ہوں تو دوا نہ کریں بیماری کو کسی سبب کی طرف نسبت نہ فرمائیں عین معرکہ جہاد میں کوڑا ہاتھ سے گر پڑے تو دوسرے سے نہ کہیں آپ ہی اتر کے اٹھائیں اور کہاں مقام شریعت مطہرہ و احکام جواز و منع و شرک و اسلام مگر ان ذی ہوشوں کے نزدیک کہاں تبتل و شرک متقابل ہیں کہ جو اس اعلیٰ درجہ انقطاع محض و تفویض تام پر نہ ہو اشرک ٹھہرا انا للہ وانا الیہ راجعون ذرا آنکھیں کھولکر دیکھو اسی حکایت کے بعد شاہ صاحب نے کیسی تصریح فرمادی کہ استعانت بالغیر وہی ناجائز ہے کہ اس غیر کو مظہر عون الٰہی نہ جانے بلکہ اپنی ذات سے اعانت کا مالک جانکر اس پر بھروسا کرے اور اگر مظہر عون الٰہی سمجھکر استعانت بالغیر کرے تو شرک درست بالائے طاق مقام معرفت کے بھی خلاف نہیں خود حضرات انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے ایسی استعانت بالغیر کی ہے ولکن الوہابیۃ قوم لا یعقلون

مسلمانو وہابیہ کے اس ظلم و تعصب کا کیا ٹھکانا ہے کہ بیمار پڑیں حکیم کے پاس دوڑیں دوا پر گریں کوئی مارے پیٹے تو تھانے کو جائیں رپٹ لکھائیں ڈپٹی یا جنٹ کی فریاد کریں کسی نے زمین دبالی یا تمسک کا روپیہ نہ دیا تو منصف صاحب مدد کیجیو جج بہادر خبر لیجیو نالش کریں استغاثہ کہیں غرض دنیا بھر سے استعانت کریں اور حصر ایاک نستعین کو اس کے منافی نہ جانیں وہاں انبیا و اولیا علیہم الصلاۃ والثنا سے استعانت کی اور شرک آیا ان کاموں کے وقت آیت کا حصر کیوں نہیں یاد آتا وہاں تو یہ سب کہ ہم خاص تجھی سے استعانت کرتے ہیں کیا وہابیہ کے نزدیک خاص تجھی ہیں بید حکیم تھانہ دار جمعدار ڈپٹی جنٹ منصف جج سب لگے کہ یہ اُس حصر سے خارج نہ ہوئے یا معاذ اللہ آیہ کریمہ کا حکم اُن پر جاری نہیں یہ خدا کی ملک سے کہیں الگ بستی ہیں ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم غرض وہابیہ خود بھی دل میں خوب جانتے ہیں کہ آیہ کریمہ میں مطلق استعانت بالغیر کی اصلاً ممانعت نہیں نہ وہ ہرگز شرک یا ممنوع ہو سکتی ہے بلکہ استعانت حقیقیہ ہی رب العزۃ جل وعلا سے خاص فرمائی گئی ہے اور اس کا اختصاص کسی طرح حضرات انبیا و اولیا علیہم الصلاۃ والسلام سے استعانت جائزہ کا منافی نہیں ہو سکتا ہے مگر عوام بیچاروں کو بہکانے اور محبوبان خدا کا نام پاک انکی زبان سے چھڑانے کو دیدہ و دانستہ قرآن و حدیث کے معنی بدلتے ہیں تو بات کیا کہ سر کی کھلی اور دل کی بنا میں پاؤں تلے کی نظر آتی ہے حکیم جی کو علاج کرتے تھانہ دار کو چوریاں نکالتے نواب راجہ کو نوکریاں دیتے ڈپٹی منصف کو مقدمات بگاڑتے سنبھالتے آنکھوں دیکھ رہے ہیں انکی امداد و اعانت سے کیوں کر منکر ہوں اور حضرات علیہ انبیا و اولیا علیہم افضل الصلاۃ والثنا سے جو آن وظاہر قاہر و باہر مددیں پہنچ رہی ہیں۔ وہ نہ دل کے اندھوں کو سوجھیں نہ اپنے نصیبے میں انکی برکات کا حصہ سمجھیں پھر بھلا کیوں کر یقین لائیں جیسے معتزلہ خذلہم اللہ تعالیٰ کہ انکے پیشوا ظاہری عبادتیں کرتے کرتے مر گئے کرامات اولیا کی اپنے میں بو نہ پائی ناچار منکر ہو گئے

ع چوں ندیدند حقیقت رہِ افسانہ زدند پھر ان حضرات کو ڈپٹی منصف حکیم سے خود بھی کام
پڑتا ہے اُن سے استعانت کیوں کر شرک کہیں معہذا ان لوگوں سے کوئی کاوش بھی نہیں دلمیں
اگر تو حضراتِ انبیاء و اولیاء علیہم افضل الصلاۃ والثناء سے پڑا انکا نام تعظیم و محبت سے نہ آنے پائے
انکی طرف کوئی سچی عقیدت سے رجوع نہ لائے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون فائدہ
مہمہ وہابی صاحب بیچارے کم علموں کو اکثر دھوکے دیتے ہیں کہ یہ تو زندہ ہیں فلاں عقیدہ یا
معاملہ انسے شرک نہیں وہ مردہ ہیں اُنسے شرک ہی یا یہ تو پاس بیٹھے ہیں اُنسے شرک نہیں وہ دور
ہیں اُنسے شرک ہے وعلی ہذا القیاس طرح طرح کے بیہودہ وسواس مگر یہ سخت جہالت بے مزہ ہے
جو شرک ہے وہ جسکے ساتھ کیا جائے شرک ہی ہوگا اور ایک کیلئے شرک نہیں تو وہ کسی کیلئے شرک
نہیں ہو سکتا کیا اللہ کا شریک مردے نہیں ہو سکتے زندے ہو سکتے ہیں دور کے نہیں ہو سکتے پاس
کے ہو سکتے ہیں انبیا نہیں ہو سکتے حکیم ہو سکتے ہیں انسان نہیں ہو سکتے فرشتے ہو سکتے ہیں
حاشا للہ اللہ کا شریک کوئی نہیں ہو سکتا تو مثلاً جو بات ندا خواہ کوئی شی جس اعتقاد کے ساتھ
کسی پاس بیٹھے ہوئے زندہ آدمی سے شرک نہیں وہ اسی اعتقاد سے کسی دور والے یا مردے
بلکہ اینٹ پتھر سے بھی شرک نہیں ہو سکتی اور جو انھیں کسی سے شرک ٹھہرائے وہ قطعاً یقیناً تمام
عالم سے شرک ہوگی اس استعانت ہی کو دیکھیے کہ جس معنی پر غیر خدا سے شرک ہی یعنی اسکو قادر
بالذات و مالک مستقل جان کر مدد مانگنا بایں معنی اگر دفع مرض میں طبیب یا دوا سے استمداد کرے
یا حاجت فقیر میں امیر یا بادشاہ کے پاس جائے یا انصاف کرانے کو کسی کچہری میں مقدمہ لڑائے بلکہ کسی سے
روزمرہ کے معمولی کاموں ہی میں مدد لے جو باتیں تمام وہابی صاحب روزانہ اپنی عورتوں
بچوں نوکروں سے کیے کراتے رہتے ہیں مثلاً یہ کہنا کہ فلاں چیز اٹھا دے یا کھانا پکا دے یا پانی
پلا دے سب شرک قطعی ہے کہ جب یہ جانا کہ اس کام کر دینے پر انھیں خود اپنی ذات سے بے عطائے
الٰہی قدرت ہے تو صریح کفر و شرک میں کیا شبہ رہا اور جس معنی پر ان سب سے استعانت شرک نہیں یعنی
مظہر عون الٰہی و واسطہ و وسیلہ و سبب سمجھنا اس معنی پر حضرات انبیاء و اولیاء علیہم افضل الصلاۃ والثناء

سے کیوں شرک ہونے لگی مگر حکیم امیر جنٹ جج اولاد نوکر چوروال سب کو مظہر عون وسبب وسیلہ جاننا جائز ہے اور اُن حضرات عالیہ کو کہ وہ اعلیٰ مظہر واعظم سبب افضل وسائل بلکہ منتہی الاسباب وغایۃ الوسائط ونہایۃ الوسائل ہیں ایسا سمجھنا شرک ہوگیا ہزار تف برین عقلی و ناانصافی غرض میں پائی مرتبہ ہے کہ جو کچھ غصہ ہو وہ حضرات محبوبان خدا کے بارے میں ہی ہو رو یار بچے مددگار نوکر کارگزار مگر انبیا و اولیا کا نام آیا اور سر پر شرک کا بھوت سوار یہ کیا دین ہے کیسا ایمان ہے وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ مسلمین اس نکتے کو خوب محفوظ و ملحوظ رکھیں جہاں ان چالاکوں عیاروں کو فرق کرتے دیکھیں کہ فلاں عمل یا فلاں اعتقاد فلاں کیساتھ شرک ہے فلاں سے نہیں یقین جان لیجیے کہ نرے جھوٹے ہیں جب ایک جگہ شرک نہیں تو اُس اعتقاد سے کسی جگہ شرک نہیں ہوسکتا واللہ الھادی اسی طریق سے فائدہ ضروریہ سمجھنے کے وہابی پکے ہوشیار جب سب طرح عاجز آتے ہیں اور کسی طرف راہ مفر نہیں پاتے تو ایک نیا شگوفہ تراشتے ہیں کہ صاحب ہم بھی اسی استعانت کو شرک کہتے ہیں جو غیر خدا کو قادر بالذات و مالک مستقل بے عطائے الٰہی جانکر کیجیے اور اپنی بات بنانے اور خجلت مٹانے کو ناحق ناروا بیچارے عوام مومنین پر جیتا بہتان باندھتے ہیں کہ وہ ایسا ہی سمجھکر انبیا و اولیا سے استعانت کرتے ہیں ہمارا یہ حکم شرک انھیں کی نسبت ہے اس ہلکے درجہ کی بناوٹ کا لفافہ تین طرح کھلجائے گا اولا صریح جھوٹے ہیں کہ خود اسی صورت کے کو شرک جانتے ہیں اور انکا امام نافرجام تقویۃ الایمان (نہیں نہیں اپنی تفویۃ الایمان) میں صاف لکھ گیا کہ پھر خواہ یوں سمجھے کہ ان کاموں کی طاقت انکو خود بخود ہی خواہ یوں سمجھے کہ اللہ نے انکو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ثابت ہوتا ہے کیوں اب کہاں گئے وہ جھوٹے دعوے ثانیا انکے سامنے یوں کہیے کہ یا رسول اللہ حضور کو اللہ تعالےٰ نے اپنا خلیفۂ اعظم و نائب اکرم و قاسم نعم کیا دنیا کی کنجیاں زمین کی کنجیاں خزانوں کی کنجیاں مدد کی کنجیاں نفع کی کنجیاں حضور کے دست مبارک میں رکھیں روزانہ دو وقت تمام امت کے اعمال حضور کی بارگاہ میں پیش کرائے یا رسول اللہ میرے کام میں نظر رحمت فرمایئے یا رسول اللہ اللہ کے حکم سے میری مدد و اعانت فرمایئے اب ان لفظوں میں تو صراحۃً

قدرت ذاتی کا انکار اور مظہریت عون الہی کی تعبیریں ہیں تو معاذ اللہ اس ناپاک گمان کی بو بھی نہیں آسکتی یہ کہتے جایئے اور اُن صاحبوں کے چہرے کو غور کرتے جایئے اگر کشادہ پیشانی سے سنیں اور آثار کراہت وغیظ ظاہر نہوں جب تو خیر اور اگر دیکھیے کہ صورت بگڑی ناک بھوں سمٹی منھ پر دھوئیں کی مانند تاریکی دوڑی تو جان لیجیے کہ دل کی دبی آگ اپنا رنگ لائی ع کھوٹے بکری کا بردہ کھلجایگا چلن میں بحمد اللہ میں عبث امتحان کو کہتا ہوں بارہا امتحان ہو ہی لیا ان صاحبوں میں بہت گھٹ کے نمبر کے وہابی نواب وہوی مصنف ظفر جلیل تھے حدیث عظیم جلیل صحیح ثابت یا محمد انی توجہت بک الی ربی فی حاجتی ھذہ لتقضی لی کہ صحاح ستہ میں چار صحاح جامع ترمذی سنن نسائی سنن ابن ماجہ میں مروی اور اکابر محدثین مثل امام ترمذی و امام طبرانی و امام بیہقی و ابو عبد اللہ حاکم و امام عبد العظیم منذری وغیرہم اسے صحیح فرماتے آئے جسے خود حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے قضائے حاجت کیلیے تعلیم اور صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالے عنہم نے زمانہ اقدس اور حضور کے بعد زمانہ امیر المومنین عثمن غنی رضی اللہ تعالے عنہ میں حاجت روائی کا ذریعہ بنایا اس میں کیا تھا یہی نہ کہ یا رسول اللہ میں حضور کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ وہ میری حاجت روا فرمائے اس میں معاذ اللہ قدرت بالذات کی کہاں بو تھی جو نواب صاحب کو اپنی نوابی کے نشے میں ناگوار گذری کہ نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ارشاد کا پاس نہ صحابہ و تابعین کے تعلیم و عمل کا لحاظ نہ اکابر حفاظ حدیث کی تصحیح کا خیال سخت ڈھٹائی کے ساتھ حاشیہ ظفر جلیل پر صحیح حدیث کو بزور زبان و زور بہتان رد کرنے کیلیے عقل و شرع کی قید سے نکل راوی ثقہ کا نسب بدل تقریب کی عبارت بکمال شرارت ایک سطر کی دکھا اور کی چھپا کسی کا حال کسی پر اوتار دیا کا پانی سر سے گذار دیا یہاں تک بے پر کی اڑا دی کہ حدیث قابل حجت نہیں انا للہ و انا الیہ راجعون اس واقعہ عبرت خیز کا بیان ہمارے انہار الانوار میں ہی اب دیکھیے کہ نہ فقط اولیا بلکہ خود حضور پر نور سید الانبیا علیہ وعلیہم افضل الصلوۃ والثناء سے استعانت جائز و محمود خود حضور اقدس کی فرمودہ صحابہ و تابعین کی معمولہ و مقبول و صحیح حدیث میں اوسے شکر قول کے ہلکے صاحبوں کا یہ حال ہوتا ہے نمبری بہادر و چوٹی کے وہابی جب کسی مسلمان کی زبان سے حضرات محبوبان خدا

کا نام پاک سنتے ہوں گے اُنکے کلیجہ پر کیا کچھ نہ گزر جاتی ہوگی قل موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور ۔

ثالثاً سب جانے دو سرے سے یہ ناپاک ادعا ہی کہ بزرگان خدا محبوبان خدا کو قادر مستقل جان کر استعانت کرتے ہیں ایک ایسی سخت بات ہے جسکی شناعت پر اطلاع پاؤ تو مدتوں تمہیں توبہ کرنی پڑے اہل لا الٰہ الا اللہ پر بدگمانی حرام اور انکے کلام کو جس کے صحیح معنی بے تکلف درست ہوں خواہی نخواہی معاذ اللہ معنی کفر کی طرف ڈھال لیجانا قطعاً گناہ کبیرہ حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے یاایہا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم اے ایمان والو بہت گمانوں کے پاس نہ جاؤ بیشک کچھ گمان گناہ ہیں اور فرماتا ہے ولا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولٰئک کان عنہ مسئولا پیچھے نہ پڑ اس بات کے جو تجھے تحقیق نہیں بیشک کان آنکھ دل سب سے سوال ہونا ہے اور فرماتا ہے لولا اذ سمعتموہ ظن المؤمنون والمؤمنٰت بانفسہم خیرا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے سُنا تو مسلمان مردوں عورتوں نے اپنی جانوں یعنی اپنے بھائی مسلمان پر نیک گمان کیا ہوتا اور فرماتا ہے یعظکم اللہ ان تعودوا لمثلہ ابدا ان کنتم مؤمنین اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب ایسا نہ کرنا اگر ایمان رکھتے ہو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث۔ گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے رواہ البخاری و مسلم و ابوداود والترمذی اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افلا شققت عن قلبہ تو نے اسکا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا رواہ مسلم وغیرہ علمائے کرام فرماتے ہیں کلمہ گو کے کلام میں اگر ننانوے معنی کفر کے نکلیں اور ایک تاویل اسلام کی پیدا ہو واجب ہے کہ اسی تاویل کو اختیار کریں اور اسے مسلمان ہی ٹھہرائیں کہ حدیث میں آیا الاسلام یعلو ولا یعلی اسلام غالب رہتا ہے اور مغلوب نہیں کیا جاتا رواہ الرویانی والدارقطنی والبیہقی والضیاء الخلیلی عن عائذ بن عمرو المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ کہ بلاوجہ محض سینہ زوری سے صاف ظاہر واضح معلوم معروف معنی کا انکار کر کے اپنی طرف سے ایک ملعون مردود مصنوع مطرود احتمال گڑھیں اور وہ بھی نئے علم غیب یا اطلاع حال قلب کا دعویٰ کرکے زبردستی وہی ناپاک مراد مسلمانوں کے سر باندھیں قیامت تو نہ آئیگی حشر تو نہ ہوگا ان بہتانوں طوفانوں پر بارگاہ قہار سے مطالبہ جواب تو نہ ہوگا ہاں ہاں جواب تیار کر رکھو اس سخت وقت کیلئے جب مسلمانوں کی طرف سے جھگڑتا آئیگا لا الٰہ الا اللہ ہاں اب جانا چاہتے ہیں مگر لوگ کہ کس کروٹ پر پلٹا کھاتے ہیں یوں اعتبار نہ آئے

تو اپنے کذب کا امتحان کرو اہل استعانت سے پوچھو کہ تم انبیاء و اولیا علیہم افضل الصلاۃ والثنا کو عیاذًا باللہ خدا
کا ہمسر یا قادر بالذات یا معین مستقل جانتے ہو یا اللہ عزوجل کے مقبول بندے اس کی سرکار میں عزت و وجاہت
والے اُسکے حکم سے اُسکی نعمتیں بانٹنے والے مانتے ہو دیکھو تو تمہیں کیا جواب ملتا ہے امام علامہ خاتمۃ المجتہدین تقی الملۃ
والدین فقیہ محدث ناصر السنۃ ابو الحسن علی بن عبد الکافی سبکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب مستطاب شفاء السقام
میں استمداد و اعانت کو بہت احادیث صریحہ سے ثابت کرکے ارشاد فرماتے ہیں لیس المراد نسبۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم الی الخلق والاستقلال بالافعال ھذا لا یقصدہ مسلم فصرف الکلام الیہ ومنعہ من باب التلبیس
فی الدین والتشویش علی عوام الموحدین یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد مانگنے کا یہ مطلب نہیں کہ حضور کو خالق
اور فاعل مستقل ٹھہراتے ہوں یہ تو کوئی مسلمان ارادہ نہیں کرتا تو اس معنی پر کلام کو ڈھال کر استعانت سے
منع کرنا دین میں مغالطہ دینا اور عوام مسلمانوں کو پریشانی میں ڈالنا ہے صدقت یا سیدی جزاک اللہ عن الاسلام
والمسلمین خیرًا آمین فقیہ محدث علامہ محقق عارف باللہ امام ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی کتاب افادت
نصاب جوہر منظم میں حدیثوں سے استعانت کا ثبوت دیکر فرماتے ہیں فالتوجہ والاستغاثۃ بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
وبغیرہ لیس لہما معنی فی قلوب المسلمین غیر ذلک ولا یقصد بہما احد منہم سواہ فمن لم ینشرح صدرہ لذلک
فلیبک علی نفسہ نسأل اللہ العافیۃ والمستغاث بہ فی الحقیقۃ ھو اللہ والنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واسطۃ
بینہ وبین المستغیث فہو سبحانہ مستغاث بہ والغوث منہ خلقا وایجادا والنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مستغاث
بہ والغوث منہ سببا وکسبا یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا حضور کے سوا انبیا و اولیا علیہم الصلاۃ والثنا
کی طرف توجہ اور اُن سے فریاد کے یہی معنی مسلمانوں کے دل میں ہیں اسکے سوا کوئی مسلمان اور معنی نہیں سمجھتا
نہ قصد کرتا ہے تو جسکا دل اسے قبول نہ کرے وہ آپ اپنے حال پر روئے ہم اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگتے ہیں
حقیقۃً فریاد اللہ عزوجل کے حضور ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے اور اُس فریادی کے بیچ میں وسیلہ
واسطہ ہیں تو اللہ عزوجل کے حضور فریاد ہے اور اُسکی فریاد رسی یوں ہے کہ مراد کو خلق و ایجاد کرے اور نبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور فریاد ہے اور حضور کی فریاد رسی یوں ہے کہ حاجت روائی کے سبب ہوں اور اپنی رحمت سے
وہ کام کریں جسکے باعث اسکی حاجت روا ہو ایمان سے کہنا یہ دینی علما ہیں جنپر تم انکار استعانت کا بہتان اُٹھاتے

ہو مگر یہ کہ حیا وہابیہ کے پاس ہو کر نہ نکلی صدق رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا لم تستحیی فاصنع ما شئت
ع بیحیا باش وہرچہ خواہی کن ۔ لطیفہ وہابی صاحب کو کریما کا مصرع تو یاد رہا کہ نداریم غیر از تو فریاد رس
اور وہ بیشک حق ہے جس کے معنی ہم اوپر بیان کر آئے مگر یہ یاد نہ آیا کہ اُسکے کبرائے طائفہ کے اکابر و عمائد حضور پر نور
سیدنا و مولٰنا و غوثنا و ماونٰنا حضرت غوث اعظم غوث الثقلین صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الکریم و آبائہ الکرام
و علیہ و علی مریدیہ و محبیہ و بارک وسلم کو فریادرس مان رہے ہیں شاہ ولی اللہ صاحب ہمعات میں لکھتے
ہیں امروز اگر کسے را مناسبت بروح خاص پیدا شود و از انجا فیض بردارد غالباً بیروں نیست از آنکہ
ایں معنی بہ نسبت پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باشد یا بہ نسبت حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ
یا بہ نسبت غوث الاعظم جیلانی ۔ شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر عزیزی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کی محبوبیت بیان کر کے فرماتے ہیں ایں مرتبہ از اں مراتب ست کہ ہیچکس را از بشر ننہادہ اند مگر بطفیل
ایں محبوب برخے از اولیائے امت او را شمہ محبوبیت ازیں نصیب شدہ مسجود خلائق و محبوب دلہا گشتہ اند
مثل حضرت غوث الاعظم و سلطان المشائخ نظام الدین اولیا قدس اللہ سرہما مرزا مظہر جان جاناں اپنے مکتوبات میں
لکھتے ہیں انچہ در تاویل قول حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ نوشتہ اند
عینیں کے ملفوظات میں ہے التفات غوث الثقلین بحال متوسلان طریقہ علیہ ایشاں بسیار معلوم شد ہیچکس از اہل
ایں طریقہ ملاقات نشدہ کہ توجہ مبارک آنحضرت بحالش مبذول نیست شیخ قاضی ثناء اللہ پانی پتی سیف
المسلول میں لکھتے ہیں فیوض و برکات کہ بنفادہ ولایت اول بر یک شخص نازل میشود و از اں تقسیم شدہ بہر یک از اولیائے
عصر میرسد و ہیچکس از اولیاء اللہ بے توسط او فیضے نمیرسد ایں منصب عالی تا وقت ظہور سید الشرفا غوث الثقلین
محی الدین عبد القادر جیلانی بروح حسن عسکری علیہ السلام متعلق بودہ چوں حضرت غوث الثقلین پیدا شد ایں منصب
مبارک بوے متعلق شد و تا ظہور محمد مہدی ایں منصب بروح مبارک غوث الثقلین متعلق باشد و لہذا آنحضرت
قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمودہ و قول غوث الثقلین اخی و خلیلے کان موسیٰ بن عمران میراں ولایت دارد
مقتضایہ سب ایک طرف خود امام الطائفہ میاں اسمٰعیل دہلوی کی بھاری پتھر کا کیا علاج وہ صراط مستقیم میں اپنے پیر کا حال
لکھتے ہیں روح مقدس جناب حضرت غوث الثقلین و جناب حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند متوجہ حال حضرت ایشاں

گرویدہ آمسی ہیں کہ شخصیکہ در طریقۂ قادریہ قصد بیعت میکند البتہ اورا ورجناب حضرت غوث الاعظم اعتقادی عظیم ہم میباید (ای قول) کہ خود را از زمرۂ غلامان آنجناب شمارد واہ منصفا آئیں پیر اولیائے عظم عظام مثل حضرت غوث الاعظم و حضرت خواجہ بزرگ اجمیری امام الطائفہ اپنی تقریر دیدہ مندرج مجموعۂ زبدۃ النصائح میں لکھتے ہیں اگر شخصے بزے را فانہ پرور کند تا گوشت او خوب شود و اورا ذبح کردہ و پختہ فاتحہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ خواندہ بخوراند خللے نیست ایمان سے کہیو غوث الاعظم کے یہی معنی ہونگے کہ سب سے بڑی فریادرس یا کچھ اور خدا کو ایک جا کر کہنا غوث الثقلین کا یہی ترجمہ ہوا کہ جن و بشر کے فریادرس یا کچھ اور پھر یہ کیسا کھلا شرک تمہارا امام اور اوسکا سارا خاندان بول رہا ہے۔ تو کیا سچے ہو تو ان سبکو بھی ذرا جی کڑا کر کے شرک بے ایمان کہو ورنہ شریعت وہابیہ کیا آپکی خانگی ساخت ہے کہ فقط باہر والوں کیلئے ہے تمہارے گھر والے سب اس سے مستثنیٰ ہیں۔ افسوس اس امام بے لگام کی تعلیموں مزیدیوں نے خانگی کی بجی اور بھی خرابی کی ہے آپ ہی تو شرک کا قانون سکھائی جسکی بنا پر چلنے کے تو اب مجبور پائی بہادر دلی زبان کہہ بھی گئے غوث الاعظم یا غوث الثقلین کہنا شرک ہے خالی ازل تو آپ ہی جب تکفیر کی لہر آئی تو اپنی سوچ میں آکر انہیں گھیر لیا دھکا دیا اور خود دور کھڑے تماشا دیکھنے لگے کہ انی بری منکم انی اخاف اللہ رب العالمین۔ اب بیچارے رویا کریں سہ اپنا بیڑا لکھے گئے اور بہہ گئے ندی پار نہ باقلہ نہ میری تھام لی سو آکر پڑی منجدھار کون ستاہی دالق سہ

دہ گونہ رنج و عذابست جان مجنوں را — بلائے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلیٰ

ضعف الطالب والمطلوب، لبئس المولی ولبئس العشیر، وحسبنا اللہ ونعم الوکیل، ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم نعم المولی ونعم النصیر والحمد للہ رب العلمین وقیل بعدا للقوم الظلمین وصلی اللہ تعالی علی سید المرسلین غوث الدنیا وغیاث الدین سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین آمین۔

الحمد للہ کہ یہ نہایت اجمالی جواب اور اتنے اجمال پر کافی ووافی موضح صواب چند جلسات میں ۱۶ شعبان معظم روز مبارک جمعہ سنہ ۱۳۱۱ ہجریہ قدسیہ کو وقت عصر تمام اور بلحاظ تاریخ برکات الامداد لاہل الاستمداد نام ہوا نفعنی اللہ بہ وبسائر تصانیفی المسلمین فی الدارین بالنفع الاتم وصلی اللہ تعالی علی سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ وسلم واللہ سبحنہ وتعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

تمت

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفی النبی الامی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم